اُدھار کے مُعاملات

تالیف

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

ترجمہ

حافظ احمد حماد

نظر ثانی

شیخ الحدیث ابو محمد عبد الستار الحماد

مکتبہ اسلامیہ

www.KitaboSunnat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ط

اے ایمان والو! جب تم کسی مقرر مدت تک کے لیے [illegible] معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو

(۲/البقرہ:۲۸۲)

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

ادھار کے معاملات

تالیف
فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

ترجمہ
حافظ احمد حماد

نظر ثانی
شیخ الحدیث ابو محمد عبدالستار الحماد

مکتبہ اسلامیہ

ناشر ------------- محمد سرور عاصم

اشاعت ------- جنوری 2009ء

قیمت -------------

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ، لاہور - پاکستان فون: 042-7244973

بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد - پاکستان فون: 041-263124

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فہرست

پیش لفظ ---------- 5
قرض کے آداب وحقوق ---------- 8
ادھار کے معاملات ---------- 22
پہلی قسم ---------- 29
دوسری قسم ---------- 30
تیسری قسم ---------- 30
چوتھی قسم ---------- 31
پانچویں قسم ---------- 31
چھٹی قسم ---------- 34
ساتویں قسم ---------- 39
آٹھویں قسم ---------- 41
خلاصہ کلام ---------- 42

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پیش لفظ

دین اسلام ہر اعتبار سے کامل ہے، اس میں زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق راہنمائی ملتی ہے، ایک طرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے متعلق پوری پوری ہدایات ہیں تو دوسری طرف اخلاق و کردار، عادات واطوار اور مالی معاملات کے بارے میں مفصل احکام بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن ہمارے اندر حرص، طمع اور لالچ نے اس قدر جڑیں مضبوط کر رکھیں ہیں کہ ہم باہمی لین دین کے معاملات میں افراط وتفریط کا شکار ہیں چنانچہ آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں غالباً رسول اللہ ﷺ نے ایسے حالات کے متعلق ہی بطور پیشین گوئی فرمایا تھا:

"لوگوں پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ انسان اپنی روزی کے متعلق حلال وحرام کی پروا نہیں کرے گا۔" [1]

حرام کی کمائی کی ایک سنگین صورت سود کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"لوگوں پر وہ وقت آنے والا ہے کہ وہ بلا دریغ سود کا استعمال کریں گے۔"
دریافت کیا گیا آیا سب لوگ اس وبا میں مبتلا ہوں گے؟ آپ نے فرمایا:
"جو سود نہیں کھائے گا اسے سود کی غبار ضرور اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔" [2]

اس حدیث کی روشنی میں جب ہم دیکھتے ہیں تو پوری دنیا کے لوگوں میں سود کچھ اس طرح سرایت کر گیا ہے جس سے ہر شخص شعوری یا غیر شعوری طور پر متاثر ہو رہا ہے،

[1] نسائی، البیوع: ٥٤٥٩۔ [2] مسند امام احمد، ص: ٤٩٤ ج ٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ان حالات میں اگر ایک مسلمان پوری نیک نیتی کے ساتھ سود سے بچنا چاہے تو اسے کئی ایک مقامات پر الجھنیں پیش آتی ہیں مثلاً:

☆ سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں ملازمین کو ملنے والے جی پی فنڈ میں سود کا عنصر شامل ہوتا ہے۔

☆ کاروباری حضرات بنک سے تعلق رکھے بغیر اپنا مال برآمد اور درآمد نہیں کر سکتے۔

☆ بنک کے شراکتی کھاتوں میں مارک اپ کی اصطلاح سود ہی کا متبادل نام ہے۔

☆ بنک کے چالو کھاتے میں رقم جمع کرانے پر بنک سے گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون کیا جاتا ہے۔

☆ ہمارے ہاں بیمہ کمپنیاں جو تعاون پیش کرتی ہیں اس میں سود، جوا اور دھوکہ بدرجہ اتم موجود ہوتا ہے۔

☆ انعامی بانڈز میں ملنے والے انعامات بھی دراصل سود اور جوئے کے پرکشش نام ہیں۔

☆ مکانات کی تعمیر میں جو ہاؤس فنانس سکیم سے تعاون ملتا ہے اس پر کرایہ کے نام سود ہی وصول کیا جاتا ہے۔

الغرض سودی دھندا کرنے والے ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں اور انہوں نے لوگوں کو پھنسانے کے لیے دام ہم رنگ زمین بچھا رکھے ہیں۔ ان سے بچاؤ کی صورت اگرنا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے ہمارے ہاں اکثر ادھار کے معاملات سود پر مبنی ہیں۔ ان میں مختلف حیلوں بہانوں سے سود کو حلال کرنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے، ایسے حالات میں ضروری تھا کہ ہماری قوم کے سامنے ایسا لٹریچر پیش کیا جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جس میں ادھار لین دین کے متعلق ان معاملات کو واضح کیا گیا ہو جو سود کے زمرہ میں آتے ہیں چنانچہ کچھ عرصہ قبل سرزمین عرب کے نامور عالم دین الشیخ محمد الصالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا ایک گراں قدر کتابچہ ''المداینۃ'' ہاتھ لگا جو ادھار کے لین دین میں بیش بہا شرعی ہدایات پر مشتمل تھا، میں نے اسے پڑھا تو احساس ہوا کہ اس کا اردو ترجمہ کر کے شائع کرنا چاہیے تاکہ ہمارا اُردو خواں طبقہ اس سے مستفید ہو۔ چنانچہ میں نے اِسے اپنے عزیز القدر بیٹے احمد حماد کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اردو کے قالب میں ڈھالیں اگرچہ وہ اپنے تعلیمی سلسلہ میں بہت مصروف تھے تاہم انہوں نے میرے حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے جلد ہی اس کا ترجمہ کر کے میرے حوالے کر دیا۔ اسے تحت اللفظ ترجمہ کے بجائے ترجمانی کہنا زیادہ مناسب ہے۔ بہرحال میں نے اس پر نظر ثانی کی، پیش کردہ مواد کی ترتیب میں کچھ ترمیم بھی کرنا پڑی، موضوع کی مناسبت سے ایک اضافی فائدہ کے طور پر مسند امام احمد سے منتخب احادیث کی روشنی میں قرض کے حقوق و آداب بھی تحریر کیے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قارئین کے لیے نفع بخش اور ثمر آور بنائے اور ہم سب کو ان مندرجات کے مطابق عمل کی توفیق دے۔ (آمین)

اُبو محمد عبد الستار الحماد

یکم ذوالحجہ ۱۴۲۹ بروز سوموار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قرض کے

آداب وحقوق

مُسند امام احمدؒ کے حوالہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دین اسلام ہمیں زندگی میں اعتدال پیدا کرنے اور معیشت میں میانہ روی اختیار کرنے کی ہدایت کرتا ہے، اس اعتدال اور میانہ روی کا تقاضا یہ ہے کہ کسی مسلمان کو اپنی ضرورت پورا کرنے کے لیے کبھی قرض لینے کی ضرورت پیش نہ آئے کیونکہ ایسا کرنے سے خواہ مخواہ پریشانی ہوتی ہے اور پھر روز بروز اس میں اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے ایسے حالات میں دوسرے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کے ضرورت مند کے ساتھ تعاون کریں اور اس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے آگے بڑھیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے مسلمانوں کی تعریف کی ہے جو دوسروں کا خون چوسنے کے بجائے اپنی ضروریات کو نظر انداز کر کے اپنے بھائی کی پیش آمدہ ضرورت کو پورا کرتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ [1]

''اور وہ ضرورت مند حضرات کو اپنی جانوں سے بھی مقدم رکھتے ہیں خواہ انہیں خود احتیاج ہو۔''

اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''کٹھن حالات میں جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔'' [2]

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس وقت تک آدمی کی مدد کرتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی

---

[1] ٥٩/ الحشر: ٩۔ [2] مسند امام احمد، ص: ١٠٤ ج ٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مدد میں لگا رہتا ہے۔" ❶

خود رسول اللہ ﷺ نے قرض کو ناپسند کیا ہے کیونکہ اس سے انسان کی پریشانی میں اضافہ ہوتا ہے، آپ ﷺ نماز میں اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں گناہ کرنے اور قرض لینے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔" کسی نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا بات ہے آپ اکثر قرض سے پناہ مانگتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "آدمی جب مقروض ہو جاتا ہے تو اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو اس پر پورا نہیں اترتا بلکہ ہمیشہ اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔" ❷

بلکہ بعض اوقات رسول اللہ ﷺ بایں الفاظ دعا کرتے:

"میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔" ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آیا کفر اور قرض برابر ہیں؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا: "ہاں، بعض اوقات قرض انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے۔" ❸

ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب انسان کا دل مطمئن ہو تو خواہ مخواہ اسے پریشان اور خوفزدہ نہیں کرنا چاہیے۔" لوگوں نے دریافت کیا، اسے پریشان کرنے والی کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "قرض۔" یعنی قرض لے کر انسان پریشان اور پراگندہ حال رہتا ہے۔ ❹

حدیث میں بیان کردہ صورت حال کا ہم روز بروز مشاہدہ بھی کرتے ہیں کہ

---

❶ مسند امام احمد، ص: ۲۷٤، ج۲۔ ❷ مسند امام احمد، ص ۸۹ج٦۔

❸ مسند امام احمد، ص: ۳۸، ج۳۔ ❹ مسند امام احمد، ص:۱٤٦ ج٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

واقعی مقروض پریشان ہی رہتا ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق یہاں تک ارشاد فرمایا ہے ''انسان پیوند لگے ہوئے پھٹے پرانے کپڑے پہن لے لیکن اپنی دیانت وامانت کا خون نہ کرے اور اپنے امن وسکون کو برباد کرکے کوئی ایسی چیز نہ لے جس کا معاوضہ دینے کے لیے اس کے پاس کچھ نہ ہو۔'' [1]

ان ہدایات کے پیش نظر ایک مسلمان کو شدید ضرورت کے بغیر قرض نہیں لینا چاہیے اور جب اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو تو اپنی نیت صاف رکھے اور جلدی جلدی اسے ادا کرنے کی کوشش کرے، اگر نیت درست ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد فرماتے ہیں اور اس کی ادائیگی کے لیے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دیتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے:

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے لوگوں کا مال قرض کے طور پر لیا اور اسے ادا کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کرنے کی ضرور توفیق دیتا ہے۔'' [2]

☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ قرض لیا کرتے تھے۔ جب اس کے متعلق ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''مقروض انسان کو اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل رہتی ہے تا آنکہ وہ قرض ادا کر دے۔'' [3]

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس مقروض کی نیت صاف ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے شامل حال رہتی ہے۔

---

[1] مسند امام احمد، ص ۲۴۴، ج ۳۔ [2] مسند امام احمد، ص ۳۶۱: ج ۲۔

[3] مسند امام احمد، ص ۳۶۱: ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

☆ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی قرض لیا کرتی تھیں، گھر والوں نے انہیں اس اقدام سے منع کیا تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص قرض لیتا ہے اور اللہ تو خوب جانتا ہے کہ یہ اسے ادا کرنا چاہتا ہے، ایسے انسان کے لیے اللہ تعالیٰ دنیا میں ادا کرنے کا کوئی راستہ نکال دیتا ہے۔'' ❶

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی قرض لیا کرتی تھیں، جب ان سے دریافت کیا گیا تو فرمانے لگیں کہ میں اس معاونت کو حاصل کرنا چاہتی ہوں جس کا وعدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ہوا ہے آپ نے فرمایا: ''جس انسان نے ادائیگی کی نیت سے قرض لیا۔ اسے اللہ کی طرف سے مدد حاصل ہوتی ہے۔'' ❷

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص قرض لیتا ہے اور اس کی ادائیگی کے لیے فکر مند بھی رہتا ہے تو اللہ کی رحمت اس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔'' ❸

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مقروض انسان کی اگر نیت صاف ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قرض واپس کرنے کی ضرور توفیق دیتا ہے بلکہ اس کے ساتھ اللہ کی مدد اور رحمت رہتی ہے، ایسے حالات میں اگر کوشش کے باوجود اپنا قرض ادا نہیں کر سکا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اپنے رحم و کرم کا معاملہ فرمائیں گے اور اسے قرض داروں کے سامنے ذلیل و خوار نہیں کریں گے جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے: www.KitaboSunnat.com

❶ مسند امام احمد، ص ۳۳۲ ج ۶۔ ❷ مسند امام احمد، ص ۹۹: ج ۶۔
❸ مسند امام احمد، ص ۲۵۵: ج ۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مقروض کو بلائے گا اور اسے اپنے حضور کھڑا کر کے پوچھے گا، اے ابن آدم! تو نے کس لیے قرض لیا تھا؟ اور تو نے اس طرح لوگوں کے حقوق کو کیوں ضائع کیا؟ وہ جواب دے گا اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں نے قرض تو لیا لیکن اسے اپنے استعمال میں نہ لا سکا، میں اس کے ذریعے اپنے کھانے پینے کا سامان نہ فراہم کر سکا اور نہ ہی میں اس کے ذریعے اپنے لباس کا بندوبست کر سکا، اسے میں نے یونہی ضائع بھی نہیں کیا بلکہ وہ جل کر تباہ ہو گیا یا کوئی چور اسے لے اڑا یا مجھے کاروبار میں ایسا دھچکا لگا کہ دوبارہ سنبھل نہ سکا، ایسے حالات میں اسے ادا نہیں کر سکا، اللہ اس پر رحم فرمائے گا کہ میرے بندے نے سچ سچ کہہ دیا ہے، اب اس کا قرض میں اپنی طرف سے ادا کرتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے نامۂ اعمال میں رکھے گا جس سے اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا، تب وہ اللہ کے خاص فضل وکرم سے جنت میں داخل ہو جائے گا۔'' [1]

مقروض کو چاہیے کہ وہ درج ذیل دعائیں کثرت سے پڑھتا رہے، امید ہے کہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ ضرور اس کا بوجھ ہلکا کرے گا جیسا کہ مندرجہ ذیل واقعات سے پتا چلتا ہے:

☆ رسول اللہ ﷺ کا ایک صحابی قرض کی وجہ سے بہت پریشان تھا، رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا پڑھنے کی تلقین کی اور فرمایا: ''اگر تیرا قرض ایک بڑے پہاڑ جتنا بھی ہو تو بھی ادا ہو جائے گا۔'' دعا یہ ہے:

((اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ

[1] مسند امام احمد، ص۱۹۸: ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سِوَاكَ))

''اے اللہ! تو میرے لیے رزق حرام کے بجائے رزق حلال کو کافی بنا اور اپنی رحمت کے علاوہ مجھے ہر چیز سے بے نیاز کر دے۔'' 1

☆ ایک صحابی جسے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا وہ بھی قرض کے ہاتھوں بڑا پریشان تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مندرجہ ذیل دعا پڑھنے کے متعلق ارشاد فرمایا:

((أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ))

''اے اللہ! میں پریشانی اور غم سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز میں سستی اور نامرادی سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں بخل اور بزدلی سے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں، قرض کے غلبہ اور لوگوں کے غیظ وغضب سے بھی تیری پناہ کا طالب ہوں۔'' 2

ان دعاؤں کے پڑھنے کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے اور نہ ہی کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص ہیں بلکہ مقروض آدمی کو چاہیے کہ جب بھی اسے فرصت ملے انہیں بکثرت پڑھتا رہے، بہتر ہے کہ شب خیزی کے وقت نہایت عاجزی اور انکساری سے انہیں پڑھنے کی کوشش کرے۔ (واللہ المستعان)

☆ مقروض کو چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ اس کے مالی حالات کو اچھا کر دے اور اسے ادائیگی قرض کے وسائل مہیا ہو جائیں تو حسب وعدہ اس معاملہ کو انتہائی خوش

1 مسند امام احمد، ص ۱۵۳: ج ۱۔ 2 مسند امام احمد، ص ۱۵۹: ج ۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسلوبی سے پایۂ تکمیل تک پہنچائے جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے:

☆ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادھار پر ایک اونٹ فروخت کیا، جب میں نے اس کی قیمت کا تقاضا کیا تو آپ نے بڑے اچھے انداز میں اسے ادا فرمایا۔ [1]

☆ اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی طور پر ہدایت فرمائی ہے: ''لوگوں میں بہتر وہی انسان ہے جو قرض کی رقم خوش اسلوبی سے ادا کرے اور کسی قسم کی بدمزگی نہ پیدا ہونے دے۔'' [2]

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جنت کی بشارت دی ہے جو فراخ دلی سے اپنے قرض کا تقاضا کرتا ہے اور خوش دلی سے اپنے قرض کو ادا کرتا ہے۔ [3]

☆ مقروض کو چاہیے کہ قرض کی ادائیگی کے وقت قرض خواہ کا شکریہ ادا کرے اور اس کے مال و اولاد میں خیر و برکت کی دعا کرے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے موقع پر ایک آدمی سے کچھ قرض لیا تھا تو ادائیگی کے وقت آپ نے اس کے لیے بایں الفاظ دعا کی تھی:

''اللہ تعالیٰ تیرے مال و اولاد میں برکت فرمائے۔''

نیز آپ نے فرمایا: ''قرض کا حق یہ ہے کہ اسے بروقت شکریہ کے ساتھ ادا کر دیا جائے۔'' [4]

☆ ادائیگی کے وقت اگر کسی قسم کی سابقہ شرط کے بغیر اصل رقم کے علاوہ کچھ اضافی

[1] مسند احمد، ص ۱۲۷: ج ٤۔ [2] مسند امام احمد، ص ۳۷۷: ج ۲۔

[3] مسند امام احمد، ص ۲۱۰: ج ۲۔ [4] مسند امام احمد، ص ۳٦: ج ٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رقم دے دی جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، مقروض اگر باہمت ہے تو اس ادب کو ملحوظ رکھنا چاہیے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا کچھ قرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے تھا، آپ نے وہ بھی ادا کیا اور مجھے کچھ مزید رقم بھی دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض سے کچھ زیادہ دینے کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خصوصی حکم دیا۔ [1]

☆ مقروض کو چاہیے کہ حالات کے سازگار ہوتے ہی اپنا قرض ادا کر دے، خواہ مخواہ ٹال مٹول سے کام نہ لے کیونکہ شریعت نے بلاوجہ دیر کرنے کو ظلم سے تعبیر کیا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''صاحب حیثیت کا دانستہ ٹال مٹول کرنا صریح ظلم ہے۔'' [2]

ایسے حالات میں اگر قرض خواہ اس کی بے عزتی کر دے اور اسے قید میں پہنچا دے تو شریعت نے اسے یہ حق دیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''قرض کی ادائیگی پر قدرت رکھتے ہوئے مقروض کا ٹال مٹول کرنا اس کی بے عزتی اور اسے قید کر دینے کو حلال کر دیتا ہے۔'' [3]

بلکہ ایسے حالات میں اگر موت آگئی تو اللہ کے حضور مزید سنگینی اور تنگی کا اندیشہ ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے:

☆ ''ابن آدم کی جان قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے تا آنکہ اسے ادا کر دیا جائے۔'' [4]

---

[1] مسند امام احمد، ص ۳۹۲: ج ۳۔ [2] مسند امام احمد، ص ۷۱: ج ۲۔
[3] مسند امام احمد، ص ۲۲۲: ج ٤۔ [4] مسند امام احمد، ۵۰۱: ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد فرمایا: ''فلاں قبیلہ کا کوئی شخص ادھر موجود ہے۔'' لوگوں نے عرض کیا ہاں موجود ہے، آپ نے فرمایا: ''تمہارے ساتھی کو اس کے ذمے قرض کی بنا پر جنت کے دروازے پر روک لیا گیا ہے، اس کی ادائیگی کا بندوبست کرو۔'' 1

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے لوگوں سے اس نیت کے ساتھ مال لیا کہ اسے واپس نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ضرور تباہ و برباد کرے گا۔'' 2

☆ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! اگر میں اللہ کی راہ میں لڑتے لڑتے شہید ہو جاؤں تو مجھے کیا ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھے جنت ملے گی۔'' جب وہ یہ خوشخبری سن کر چلا گیا تو آپ نے اسے دوبارہ طلب کیا اور فرمایا: ''جبرائیل نے ابھی ابھی میرے کان میں کہا ہے کہ ایسے حالات میں قرض معاف نہیں ہوگا۔'' 3

☆ حضرت محمد بن جحش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے اچانک اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا پھر پریشانی کے عالم میں اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھ کر فرمایا: ''سبحان اللہ! کس قدر سختی اور سنگینی اتری ہے۔'' ہم یہ منظر دیکھ کر خوفزدہ ہوئے لیکن خاموش رہے، اگلے دن میں نے ہمت کر کے پوچھا یا رسول اللہ! کل وہ سختی کیا تھی جو نازل ہوئی اور آپ پریشان ہوئے، آپ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کوئی اللہ کی راہ میں قتل ہو

1 مسند امام احمد، ص ۱۱: ج ۵۔ 2 مسند امام احمد، ص ۴۰: ج ۵۔
3 مسند امام احمد، ص ۳۲۵: ج ۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جائے پھر اسے زندگی مل جائے پھر وہ اللہ کی راہ میں مارا جائے، اسے پھر زندگی مل جائے اور پھر اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے اور اس کے ذمہ کچھ قرض ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا تا آنکہ اسے ادا نہ کر دیا جائے۔ (1)

☆ جو شخص قرض لیتا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ اسے ادا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ وہ اللہ کے نام سے قرض خواہ کو دھوکہ دیتا ہے اور باطل طریقہ سے اس کے مال کو اپنے لیے حلال خیال کرتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا آدمی جب اللہ کے حضور پیش ہوگا تو اس کی حیثیت چور اور راہزن کی ہوگی۔'' (2)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن کبیرہ گناہوں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی کسی سے قرض لے اور موت کے وقت اپنے ترکہ میں اتنا بھی مال نہ چھوڑے جس سے اس کا قرض ادا ہو سکے۔'' (3)

شریعت اسلامیہ نے مقروض کا ہاتھ بٹانے والے کو بھی خیر و برکت سے نوازا ہے بشرطیکہ وہ اس سلسلہ میں شرعی آداب کو ملحوظ خاطر رکھے جو حسب ذیل ہیں:

☆ قرض دینے کے بعد فیاضی اور فراخ دلی کا مظاہرہ کرے۔

☆ دی ہوئی رقم کے مقابلہ میں کسی قسم کا مفاد نہ لے۔

☆ کسی وقت بھی اپنے مقروض پر بیگار کا بوجھ نہ ڈالے۔

☆ اس پر احسان جتلا کر اسے تکلیف نہ پہنچائے۔

☆ اگر مقروض تنگ دست ہے تو اسے مزید مہلت دے دے یا اسے بالکل معاف کر دے قرآن مجید میں اس پر قرض کو صدقہ کرنے کے اقدام کو بہتر قرار دیا گیا ہے۔ (4)

---

(1) مسند امام احمد، ص۱۹۸: ج۵۔ (2) مسند امام احمد، ص۳۳۲: ج۲۔

(3) مسند امام احمد، ص ۳۹۲: ج ٤۔ (4) ۲/ البقرہ: ۲۸۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

احادیث میں اس کے متعلق مزید مندرجہ ذیل فضائل بیان ہوئے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی کو قرض دینا نصف صدقہ کے قائم مقام ہے۔'' [1]

اس کا مطلب ہے کہ جتنی رقم قرض دی ہے اس کا اتنا ثواب لے گا گویا اس نے نصف رقم اس مقروض پر صدقہ کر دی ہے اس کی مزید وضاحت درج ذیل حدیث سے ہوتی ہے۔

☆ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا: ''جو انسان کسی تنگ دست مقروض کو مہلت دیتا ہے اسے ہر روز اتنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''جو کسی مفلوک الحال کو اس کے حالات درست ہونے تک مہلت دیتا ہے اسے ہر روز قرض سے دُگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔'' اس پر ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ثواب کی اس قدر کمی وبیشی کو کیونکر بیان کیا ہے تو آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی: ''ادائیگی کے وعدہ تک تو قرض کی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اگر وعدہ کے بعد مہلت دیتا ہے تو جتنے دن وعدہ کے بعد آئیں گے ان کے عوض ہر روز قرض سے دو چند رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔'' [2]

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی غریب تنگ دست کو مزید مہلت دیتا ہے یا اسے بالکل معاف کر دیتا ہے اسے اللہ تعالیٰ جہنم کی بھاپ سے محفوظ رکھے گا۔'' [3]

---

[1] مسند احمد، ص ۴۱۲، ج ۱۔ [2] مسند امام احمد، ص ۳۶۰: ج ۳۔

[3] مسند امام احمد، ص ۳۲۷ ج ۱۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

☆ جو شخص اپنے مقروض کو کشادگی تک مہلت دیتا ہے یا اسے معاف کر دیتا ہے وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ تلے ہوگا۔ ❶

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی دعائیں شرف قبولیت سے نوازی جائیں اور اسے مصائب و آلام سے نجات مل جائے اسے چاہیے کہ وہ اپنے تنگ دست مقروض کو اس کے حالات درست ہونے تک مہلت دے۔ ❷

☆ جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت کے دن جب کوئی سایہ نہیں ہوگا اسے عرش بریں کے سایہ تلے جگہ ملے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مقروض پر شفقت کرے یا اسے قرض بالکل معاف کر دے۔ ❸

☆ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی دعا بایں الفاظ بیان ہوئی ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم و کرم فرمائے جو خرید و فروخت اور قرض کا تقاضا کرتے وقت نرمی اور فیاضی کا مظاہرہ کرتا ہے۔'' ❹

☆ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو صرف اس عمل کی وجہ سے معاف کر دیا اور اسے جنت میں داخل فرمانے کا فرشتوں کو حکم دیا کہ اس نے اپنے ماتحت عملہ کو ہدایات کر رکھی تھی کہ آسودہ حال کو مزید مہلت دی جائے اور تنگ دست کو اس کا قرض معاف کر دیا جائے۔ ❺

ہماری گزارشات کی روشنی میں اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ کن حالات میں قرض لینا جائز ہے؟ اور قرض لینے کے بعد اسے کیا کرنا چاہیے؟ ہمارے ہاں جو قومی خزانہ

---

❶ مسند امام احمد، ص ۳۰۰: ج ۵۔ ❷ مسند امام احمد، ص ۲۳: ج ۲۔
❸ مسند امام احمد، ص ۴۲۷: ج ۳۔ ❹ مسند امام احمد، ص ۳۴۰: ج ۳۔
❺ مسند امام احمد، ص ۴۳۰: ج ۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے اپنا سیاسی اثر ورسوخ استعمال کر کے بڑے بڑے قرضے لینے کا رجحان پایا جاتا ہے پھر اسے مختلف حیلوں بہانوں سے معاف کرالیا جاتا ہے ان حضرات کا اخروی مستقبل انتہائی مخدوش نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ہم سب کو محفوظ رکھے، قرض دینے والے حضرات اپنے دیئے ہوئے قرض کے عوض جو فوائد و ثمرات حاصل کرتے ہیں وہ یقیناً سود ہی کے زمرہ میں آتے ہیں اور سود لینے دینے کو تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ کرنا قرار دیا گیا ہے اور حدیث کے مطابق سود کی کئی ایک شاخیں ہیں سب سے ہلکا جرم یہ ہے کہ گویا اپنی حقیقی ماں سے زنا کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں مذکورہ ہدایات کی روشنی میں اپنی اصلاح کرنے کی توفیق دے اور قیامت کے دن ہمیں ہر قسم کی ذلت اور رسوائی سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

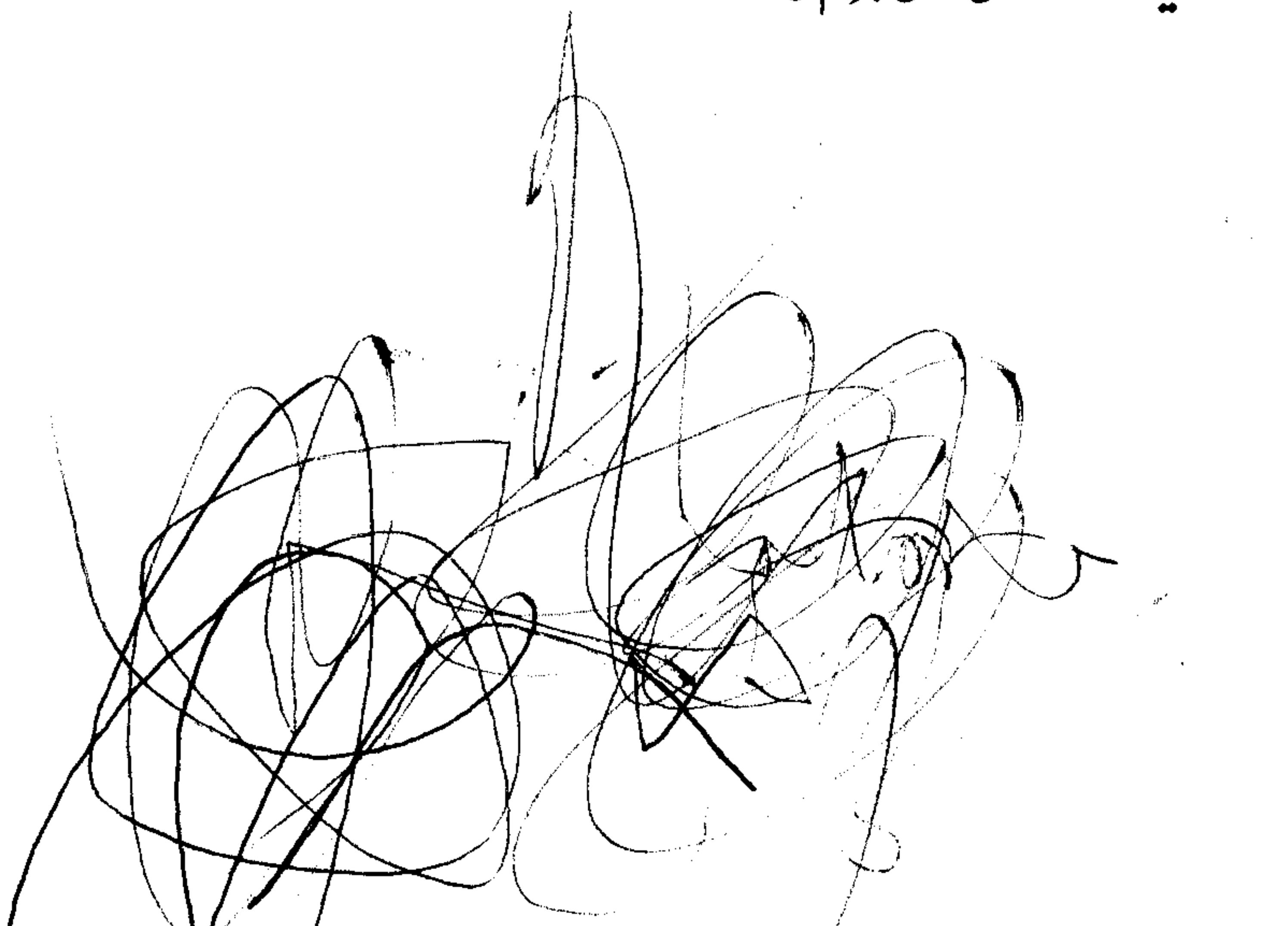

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اُدھار کے مُعاملات

کتاب و سنت کی روشنی میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين وعلى أصحابه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين أما بعد!

کتاب وسنت میں سود کی حرمت اور اس کی سنگینی کے متعلق بہت کچھ وارد ہوا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﴾ [1]

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر واقعی تم مؤمن ہو تو جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کو تیار ہو جاؤ۔''

اس آیت کریمہ میں سود لینے دینے کے متعلق سخت وعید اور سنگین دھمکی دی گئی ہے اور جو انسان سودی کاروبار سے باز نہیں آتا اسے برے انجام سے ڈرایا گیا ہے، اس سے بڑا جرم اور کیا ہو سکتا ہے کہ سودی لین دین کرنے والے کو اللہ اور اللہ کے رسول سے جنگ کرنے والا قرار دیا گیا ہے۔ اس بنا پر بعض اسلاف نے کہا ہے کہ جو انسان سودی معاملات کرتا ہے اور اس سے باز نہیں آتا اس کے متعلق اسلامی سربراہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سے توبہ کا مطالبہ کرے اگر باز آجائے تو ٹھیک بصورت دیگر اس کی گردن کو اڑا دیا جائے وہ قطعاً اس دنیا میں رہنے کا حقدار نہیں ہے۔

---

[1] ۲/ البقرہ: ۲۷۸، ۲۷۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''اگر واقعی تم مؤمن ہو تو جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو'' اس آیت میں ارشاد ہے کہ سودی لین دین کرنے والا اگر اللہ پر یقین رکھتا ہے اور اس پر صحیح ایمان لاتا ہے نیز اللہ سے آخرت میں ثواب کی امید رکھتا اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہے تو اسے سود لینے دینے کے راستہ پر گامزن نہیں رہنا چاہیے۔

ایک اور آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ [1]

''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ یوں کھڑے ہوں گے جیسے شیطان نے کسی شخص کو چھو کر اسے مخبوط الحواس بنا دیا ہو، اس کی وجہ ان کا یہ قول ہے کہ تجارت بھی تو آخر سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام کہا ہے، اب جس شخص کو اس کے پروردگار کی طرف سے یہ نصیحت پہنچ گئی اور وہ سود سے باز آ گیا تو پہلے جو سود وہ کھا چکا سو کھا چکا، اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے مگر جو پھر بھی سود کھائے تو یہی لوگ اہل دوزخ ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے سود خوروں کا وصف بیان کیا ہے کہ وہ

---

[1] ۲/ البقرہ: ۲۷۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قیامت کے دن لوگوں کے سامنے قبروں سے نکل کر یوں کھڑے ہوں گے جس طرح ایک خبطی اور بدحواس انسان کھڑا ہوتا ہے جنہیں جنوں نے آسیب زدہ بنا دیا ہو، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سود خور کو قیامت کے دن پاگل اور بدحواسی کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے اس شبہ کو بیان کیا ہے جس کی وجہ سے وہ اندھے ہو چکے ہیں اور حق و باطل میں تمیز سے بھی محروم ہو چکے ہیں کہ انہیں اپنی خود غرضی اور زر پرستی کی ہوس نے اس قدر خبطی کر دیا ہے کہ انہیں تجارت اور سود کا فرق نظر ہی نہیں آتا چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ آخر کار تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے ممکن ہے کہ انہوں نے کسی شبہ کی بنا پر ایسا کہا ہو جیسا کہ ہمارے دور کے حیلہ ساز ایسا کہتے ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ انہوں نے عناد اور انکار کی بنا پر یہ بات کی ہو، بہر حال وہ اس باطل کو سینہ سے لگائے ہوئے ہیں، سود خوری میں پیش پیش ہیں اور باطل کا دفاع کرتے ہیں تاکہ حق کو نیچا دکھائیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝ ﴾ [1]

''اے ایمان والو! دُگنا، چوگنا کر کے سود مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم نجات پاسکو، اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو سود کھانے، کھلانے سے منع

[1] ۳/ آل عمران: ۱۳۰، ۱۳۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فرمایا ہے اور انہیں تقویٰ اختیار کرنے کے متعلق کہا ہے نیز اس آگ سے ڈرایا ہے جو منکرین حق کے لیے تیار کی گئی ہے اور بتایا ہے کہ اس کا ڈر اور اس کی اطاعت ہی کامیابی کا زینہ اور حصول رحمت کا ذریعہ ہے، ان آیات میں سود کی سنگینی کو بیان کیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ اللہ کے عذاب اور جہنم میں جانے کا سبب ہے۔

سود کے متعلق ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۠ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ ﴾ [1]

''اور جو کچھ تم بطور سود دیتے ہو کہ لوگوں کے اموال سے تمہارا بڑھتا رہے تو ایسا مال اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا۔''

سود کی اللہ کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اور دنیا میں بھی کسی خیر و برکت کا ذریعہ نہیں کیونکہ اسے حرام ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے اور اگر کوئی سودی رقم اللہ کے راہ میں خرچ کرے گا تو اسے کسی طور پر قبول نہیں کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو سود کو مٹاتا ہے، اس کی نشو و نما نہیں کرتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۭ ﴾ [2]

''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کی پرورش کرتا ہے۔''

بہر حال سود کے مال میں کوئی برکت نہیں ہوتی اور ''مال حرام بود جائے حرام رفت'' والی بات بن جاتی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سات ہلاکت خیز چیزوں سے اجتناب کرو، ان میں سے ایک سود بھی ہے۔'' [3]

[1] ۳۰/ الروم: ۳۹۔ [2] ۲/ البقرہ: ۲۷۶۔

[3] صحیح بخاری، الوصایا: ۲۷۶۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک خواب بایں طور بیان کیا: ''میرے پاس آج رات خواب میں دو آدمی آئے وہ مجھے یہاں سے ارض مقدسہ لے گئے ہم وہاں ایک خونی نہر پر آئے جس میں ایک آدمی کھڑا تھا اور اس نہر کے کنارے پر ایک دوسرا شخص تھا جس کے سامنے بے شمار پتھر پڑے تھے، جو شخص نہر میں تھا وہ باہر نکلنے کی کوشش کرتا جب وہ کنارے کے پاس نکلنے کے قریب ہوتا تو باہر کھڑا آدمی زور سے اس کے منہ پر پتھر مارتا اور اسے وہاں واپس دھکیل دیتا جہاں سے وہ چلا تھا، اس کے ساتھ مسلسل یہی سلوک کیا جارہا تھا، میں نے دریافت کیا کہ جسے میں نے نہر میں دیکھا وہ کون تھا؟ مجھے بتایا گیا کہ وہ سود خور تھا۔'' ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا: ''سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔'' ❷

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سود کے بہتر (72) دروازے ہیں سب سے چھوٹا دروازہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے منہ کالا کرتا ہے۔'' ❸

بہر حال سود کے متعلق بہت سی احادیث کتب حدیث میں مروی ہیں۔ جن سے پتا چلتا ہے کہ سودی کاروبار حرام ہے اور یہ بڑے بڑے گناہوں سے ہے اور اس

---

❶ صحیح بخاری، التعبیر: ۷۰۴۷۔ ❷ صحیح مسلم، البیوع: ۱۵۹۷۔

❸ ابن ماجه، التجارات: ۲۲۷٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کا ارتکاب ایک فوجداری جرم ہے، ایک مخلص مسلمان کو اس سے احتراز کرنا چاہیے اور زندگی میں ہی اس برے کردار سے توبہ کرنا چاہیے اور اسے اپنے لیے حلال کرنے سے کسی قسم کی حیلہ گری کو عمل میں نہیں لانا چاہیے۔ واللہ المستعان

اس امر کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے کہ شرعی اصطلاح میں دَین سے مراد ہر وہ چیز ہے جو کسی کے ذمے ثابت ہو اور جس کی آئندہ ادائیگی کرنا ضروری ہو خواہ وہ کسی سے خرید کردہ مال کی قیمت ہو یا قرض پر لی ہوئی رقم ہو یا عورت کا حق مہر ہو یا خلع کا معاوضہ ہو یا تلف کردہ سامان کا تاوان ہو، اس سے قطعاً یہ مراد نہیں کہ اس کی تمام اقسام حلال اور جائز ہیں جیسا کہ عوام الناس میں مشہور ہے اور وہ اس کی حلت کے متعلق درج ذیل آیت پیش کرتے ہیں:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ﴾ [1]

''اے ایمان والو! جب تم کسی مقررہ مدت تک کے لیے ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔''

اکثر لوگ اس آیت کریمہ سے ہر قسم کے ادھار معاملات کا جواز کشید کرتے ہیں حالانکہ اس آیت سے مراد صرف وہ ادھار کا معاملہ ہے جسے شریعت نے حلال قرار دیا ہو، ادھار کے حرام معاملات اس آیت کریمہ کے تحت نہیں آتے ہیں، کتاب وسنت میں جن ادھار معاملات کی تفصیل بیان کی گئی ہے ان میں سے کچھ حلال اور جائز ہیں اور کچھ حرام اور ناجائز ہیں، چونکہ ہمارے ہاں ادھار کا لین دین عام ہے جس کی چند اقسام ہیں مثلاً: بعض اوقات آئندہ کسی وقت قیمت کی ادائیگی کے وعدہ پر کوئی چیز لی

[1] ۲/ البقرہ: ۲۸۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جاتی ہے یا نقد قیمت ادا کر کے آیندہ کسی وقت کوئی چیز وصول کرنا طے پاتا ہے یا قیمت کی ادائیگی اور چیز کی وصولی دونوں آیندہ کسی وقت میں قرار پاتی ہیں، اس لیے ہم ان تمام اقسام کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں اور ان کی شرعی حیثیت سے آگاہ کرتے ہیں۔

پہلی قسم: آدمی کسی چیز کا محتاج ہوتا ہے لیکن اس کے پاس نقد ادائیگی کے لیے رقم نہیں ہوتی تو وہ ایک طے شدہ وقت میں ادائیگی کے وعدہ پر اس چیز کو خرید لیتا ہے جبکہ اس کی نقد قیمت، ادھار قیمت سے کم ہوتی ہے یعنی اس طرح نقد اور ادھار کی قیمت میں فرق ہوتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے مثلاً:

☆ ایک آدمی اپنی ذاتی رہائش یا کرایہ پر دینے کے لیے دس لاکھ میں کوئی مکان خریدتا ہے جس کی ادائیگی آیندہ کسی مقررہ وقت پر طے پاتی ہے جبکہ اس مکان کی نقد قیمت نو لاکھ ہے۔

☆ ایک آدمی اپنی ذاتی سواری یا کرایہ پر دینے کے لیے دس لاکھ میں کوئی گاڑی خریدتا ہے جس کی ادائیگی آیندہ کسی مقررہ وقت پر طے پاتی ہے جبکہ اس گاڑی کی نقد قیمت نو لاکھ ہے۔

اس کاروبار کے جائز ہونے کی دلیل حسب ذیل آیت کریمہ ہے:

﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ﴾ [1]

''اے ایمان والو! جب تم آپس میں کسی مقررہ مدت تک کے لیے ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔''

مذکورہ قسم ادھار کے معاملہ میں داخل ہے، جس کے جائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

[1] ۲/ البقرہ: ۲۸۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دوسری قسم: ایک شخص تجارت کی غرض سے کوئی چیز ادھار خریدتا ہے مثلاً: ایک آدمی ادھار قیمت کی ادائیگی پر گندم خریدتا ہے جو موجودہ ریٹ سے زیادہ ادائیگی کرے گا تا کہ وہ اسے شہر جا کر فروخت کرے یا مقامی منڈی میں بھاؤ کے تیز ہونے تک انتظار کرے، یہ معاملہ بھی جائز ہے اور مذکورہ آیت میں داخل ہے، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ادھار کی ان دونوں اقسام کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ کتاب وسنت اور اجماع امت کی رو سے جائز ہیں۔ [1]

واضح رہے کہ آیندہ قیمت کی ادائیگی بالاقساط ہو یا یکمشت، اس سے معاملہ کے جائز ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا، ہاں اگر کسی قسط کی ادائیگی نہ ہو سکے تو قیمت میں اضافہ کرنا یا سابقہ اقساط کو ہضم کر کے از سر نو شروع کرنا جائز نہیں ہے۔

تیسری قسم: کسی آدمی کو رقم کی ضرورت ہے، وہ کسی دوسرے سے اس شرط پر رقم لیتا ہے کہ وہ اسے اس کے عوض کوئی چیز ادا کرے گا مثلاً: ایک آدمی دوسرے کو کہتا ہے کہ مجھے پانچ ہزار روپے پانچ من گندم کے عوض دے دو، وہ گندم میں تجھے ایک سال تک ادا کروں گا، ایسا کرنا شرعاً جائز ہے اسے شریعت میں بیع سلم کہتے ہیں جس کے جواز میں متعدد احادیث ہیں چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اہل مدینہ ایک یا دو سال کی ادائیگی پر پھلوں کے متعلق بیع سلم کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بیع سلف (سلم) کرتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ جنس کا پیمانہ یا وزن طے کرے اور ادائیگی کے لیے مدت کا بھی تعین کرے۔'' [2]

[1] مجموع الفتاوی، ص ۴۹۹: ج۲۹۔ [2] صحیح بخاری، البیوع: ۲۲۴۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چوتھی قسم: ایک شخص پیسوں کا ضرورت مند ہے لیکن کوئی شخص بھی اسے قرض دینے کے لیے تیار نہیں، وہ کسی شخص سے اس کا کوئی سامان ادھار رقم کی ادائیگی پر خرید لیتا ہے پھر وہی سامان اسے کم قیمت نقد پر فروخت کر دیتا ہے، اسے بیع عینہ کہا جاتا ہے اور یہ حرام ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''جب لوگ درہم و دینار کے لالچ میں آ کر بخل پر اتر آئیں، بیع عینہ کرنے لگیں اور بیلوں کی دُمیں پکڑنے لگیں اور اللہ کے راستہ میں جہاد ترک کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان پر مصیبتیں نازل کرے گا پھر وہ ان سے نجات نہیں دے گا تا آنکہ وہ اپنے اصل دین کی طرف لوٹ آئیں۔'' [1]

چونکہ قرض کی اس قسم میں سود کو جائز اور برقرار رکھنے کا حیلہ کیا گیا ہے، اس لیے یہ قسم ناجائز اور حرام ہے کیونکہ اس میں نقد کچھ رقم لے کر آئندہ کچھ اضافہ کے ساتھ ادائیگی کرنا ہے اور چیز کی خرید و فروخت کو درمیان میں بطور حیلہ کے داخل کیا گیا ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علما نے اسے حرام قرار دیا ہے اسے بیع عینہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ فروخت کردہ وہی چیز اُسی حالت میں فروخت کار کو حاصل ہو جاتی ہے اور اصل مال خریدار سے لوٹ کر فروخت کنندہ کے پاس پھر واپس پہنچ جاتا ہے۔

پانچویں قسم: کوئی شخص پیسوں کا ضرورت مند ہے لیکن اسے کوئی قرض دینے والا میسر نہیں آ سکا وہ ضرورت مند کسی شخص سے ادھار پر کوئی چیز خرید لے پھر اسی چیز کو تیسرے شخص سے نقد پر فروخت کر دے لیکن اس شخص کو فروخت نہ کرے جس سے ادھار پر خریدی تھی فقہا کی اصطلاح میں اسے مسئلہ تورق کہتے ہیں۔ اس کے جواز یا

---

[1] مسند امام احمد، ص۲۸: ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عدم جواز کے متعلق اختلاف ہے علما کا ایک گروہ قرض کی اس قسم کو جائز قرار دیتا ہے کیونکہ خریدار کا چیز خریدنے سے مقصد یہ تھا کہ اس چیز کو استعمال کرے یا اسے فروخت کرکے اس کا معاوضہ حاصل کرلے، خرید وفروخت کی یہ دونوں اغراض صحیح ہیں۔ لہٰذا ایسا کرنا جائز اور مباح ہے۔ البتہ علما کا دوسرا گروہ اسے ناجائز کہتا ہے کیونکہ خریدار کا مقصد کم رقم لے کر ادھار زیادہ رقم دینا ہے اور مذکورہ چیز تو حیلہ کے طور پر درمیان میں استعمال کی گئی ہے اور حرام چیز ناجائز وسیلے سے حلال نہیں ہوتی اور نہ ہی اس سے وہ خرابی دور ہوتی ہے جس کی بنا پر اسے حرام قرار دیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر انسان کو وہی کچھ ملے گا جو اس نے نیت کی۔'' [1]

مسئلہ تورق کو حرام کہنے والوں میں امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سرفہرست ہیں، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت اسے حرام قرار دینے سے متعلق ہے بلکہ ابوداود کی روایت کے مطابق امام احمد نے اس قرض کی شکل کو بیع عینہ میں شامل کیا ہے جیسا کہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ [2]

چونکہ آج خیرخواہی کے جذبہ سے قرضہ دینے والے کمیاب بلکہ نایاب ہیں اور لوگوں کو نقد رقم کی ضرورت رہتی ہے اس لیے چند شرائط کے ساتھ قرض کی اس شکل کو جائز قرار دینا چاہیے، وہ شرائط یہ ہیں:

☆ قرض لینے والا خود رقم کا محتاج ہو، اگر وہ خود ضرورت مند نہیں بلکہ وہ کسی

[1] صحیح بخاری، حدیث نمبر:١۔ [2] تهذیب السنن، ص:١٠٨ ج ٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دوسرے کو اس بہانے قرض دلوانا چاہتا ہے تو اس صورت میں جائز نہیں ہوگا۔

☆ وہ کسی اور جائز طریقہ سے رقم نہ لے سکتا ہو مثلاً: کسی سے قرض لے یا بیع سلم کے ذریعے رقم حاصل کر سکے، اگر کسی دوسرے جائز طریقہ سے رقم حاصل کر سکتا ہے تو اس کے لیے مذکورہ طریقہ جائز نہیں ہوگا کیونکہ اس کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

☆ خرید و فروخت کرتے وقت سود کی ظاہری شکل و صورت سے اجتناب کیا جائے مثلاً یوں کہے کہ میں تجھے یہ دس روپے گیارہ روپوں میں فروخت کرتا ہوں۔ اگر خرید و فروخت کرتے وقت ایسی صورت اختیار کرتا ہے تو ایسا حرام یا کم از کم مکروہ ضرور ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے ایسی صورت کے متعلق فرمایا یہ تو درہم کے بدلے درہم فروخت کرنا ہے ایسا کرنا صحیح نہیں، بلکہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ پہلے چیز کا مالک، چیز کی قیمت بتائے اور نفع کی مقدار کا تعین کرے پھر ضرورت مند شخص سے کہے، میں تجھے یہ چیز اتنی مدت کے ادھار اتنی قیمت میں فروخت کرتا ہوں۔

☆ ضرورت مند آدمی جب تک خرید کردہ چیز پر قبضہ نہ کرے اور اسے اپنے ہاں سمیٹ نہ لے اسے آگے فروخت نہ کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک تاجر حضرات اس پر قبضہ نہ کرلیں اور اسے اپنے ٹھکانے میں نہ لے جائیں۔

اگر یہ چاروں شرطیں موجود ہوں تو لوگوں سے تنگی دور کرنے کے لیے اس کے جواز کا فتویٰ دیا جا سکتا ہے لیکن یہ بات معلوم ہونا چاہیے کہ ضرورت مند آدمی اس چیز کو فروخت کنندہ کے ہاتھ کم قیمت پر کسی صورت میں فروخت نہ کرے کیونکہ یہ تو وہی بیع عینہ ہے جو چوتھی قسم میں گزر چکی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چھٹی قسم: قرض لینے کا یہ طریقہ آج کل عام استعمال کیا جاتا ہے جس کی صورت یہ ہے کہ قرض دینے والا اور قرض لینے والا ایک مخصوص رقم دس کے عوض گیارہ یا کم وبیش پر اتفاق کر لیتے ہیں، لیکن قرض دینے والے کے پاس رقم نہیں ہوتی وہ قرض لینے والے کو کسی دکان دار کے پاس لے جاتا ہے اور طے شدہ رقم کے عوض مقروض کو مال خرید کر دیتا ہے پھر مقروض اس مال کو دکان دار کے پاس نقد کم قیمت پر فروخت کر دیتا ہے اور دکان دار، درمیان میں آنے کی وجہ سے تھوڑی سی کٹوتی بطور ''حق محنت'' لیتا ہے، قرض لینے کی یہ صورت بھی بلا شبہ حرام ہے، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ کے کئی ایک مقام پر اس کے حرام ہونے کی تصریح کی ہے وہ اس سودی کاروبار میں تین آدمیوں کے ملوث ہونے کی صورت بیان کرتے ہیں:

> ''قرض دینے والے اور قرض لینے والے نے درمیان میں حیلے کے طور پر کسی تیسرے شخص کو داخل کر لیا، جیسا کہ سود لینے والا اس تیسرے آدمی سے کچھ مال خرید کر سود دینے والے کو ادھار پر فروخت کرتا ہے پھر سود پر قرض لینے والا اسی سامان کو اس کے اصل مالک پر کم قیمت نقد میں بیچ دیتا ہے اور تھوڑی سی کٹوتی بھی ادا کرتا ہے جس کا فائدہ دکان دار کو ہوتا ہے، اس طرح کے تمام سودی معاملات حرام ہیں، ان کے حرام ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے، کیونکہ اس میں ایک حرام شرط کو درمیان میں رکھا گیا ہے نیز اس میں مال کو قبضہ میں لیے بغیر آگے فروخت کیا جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسے معاملات کا حرام ہونا ہی ثابت ہے۔'' [1]

[1] مجموع الفتاوی ص ٤٠ ج ٢٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نیز وہ ایک مقام پر کہتے ہیں کہ اگر کوئی دوسرے شخص کو کہتا ہے کہ میں تجھے اتنی رقم قرض دیتا ہوں لیکن اتنے فی صد نفع لوں گا تو ایسا کرنا حرام ہے کیونکہ اس میں دراہم کی دراہم کے ساتھ خرید و فروخت ہے اور طے شدہ مدت کے عوض کچھ اضافہ لینا طے کیا گیا ہے، یہ ایک سودی معاملہ ہے اس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ [1]

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر قرض لینے والے کا ارادہ نقد رقم لے کر آیندہ زیادہ ادا کرنا ہو اور قرض دینے والا بھی اس نیت سے قرض دیتا ہے تو اس کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اگر چہ اس کو حلال کرنے کے لیے کوئی بھی حیلہ کرلیں کیونکہ دونوں کی نیت قرض پر اضافہ دینا اور لینا ہے پھر اعمال کا دار و مدار تو نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر شخص کے لیے اسی چیز کا اعتبار کیا جاتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہو۔ [2]

بہر حال اس قسم کے حرام ہونے پر ذرہ بھر بھی شبہ نہیں ہے، اور اس کے حرام ہونے کی کئی ایک وجوہات ہیں جن کی ہم تفصیل بیان کرتے ہیں:

☆ اس صورت میں قرض لینے والے اور قرض دینے والے دونوں کا مقصود رقم کے بدلے اضافہ کے ساتھ رقم دینا اور لینا ہے، اس لیے وہ رقم کی تعیین اور اس پر اضافہ کو طے کرتے ہیں اور سامان کی خرید و فروخت کو تو درمیان میں صرف حیلہ کے لیے لایا جاتا ہے، یہ سب کچھ سامان کی شناخت سے پہلے ہی طے کرلیا جاتا ہے، معاملات طے کرنے کے بعد وہ دکان دار کے پاس آتے ہیں اور کوئی سا بھی مال خرید لیتے ہیں حالانکہ مال کی خریداری ان کا مقصود نہیں ہوتا بلکہ ان کا مقصود تو صرف رقم کے بدلے

---

[1] مجموع الفتاویٰ، ص ٤٣٧: ج٢٩۔ [2] مجموع الفتاویٰ، ص ٤٣٩: ج٢٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اضافے کے ساتھ رقم دینا اور لینا ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر انسان کے لیے اس کا اعتبار ہوگا جو اس نے نیت کی ہے۔'' [1]

قرض خواہ اور قرض دار کے پیش نظر مال کی خریداری نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ وہ دونوں خریدنے سے پہلے مال کو دیکھتے نہیں ہیں جس طرح دلچسپی رکھنے والا خریدار اسے دیکھتا ہے، بعض اوقات وہ عیب دار یا خراب ہوتا ہے، بعض اوقات وہ نظروں سے اوجھل ہوتا ہے یا دیوار کی اوٹ میں پڑا ہوتا ہے، لیکن انہیں اس کی کوئی پروا نہیں ہوتی کیونکہ اصل مقصود مال کی خریداری نہیں بلکہ رقم کے عوض اضافے کے ساتھ رقم دینا لینا ہوتا ہے، اس بنا پر یہ خرید و فروخت حقیقی نہیں بلکہ خیالی ہوتی ہے، اس قسم کے خیالات و تصورات، حقائق کو تبدیل نہیں کر سکتے اور نہ ہی ان خیالات پر احکام کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے یہ سب دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر دکان دار کے پاس اتنا مال نہ ہو جو قرض خواہ کو مطلوبہ رقم کے عوض خریدا جا سکے تو وہ بار بار اس خیالی خرید و فروخت کو عمل میں لاتے ہیں تا آنکہ وہ مطلوبہ رقم حاصل کر لیتا ہے، بعض اوقات وہ مال مطلوبہ رقم کے دسویں حصے کے برابر میں نہیں ہوتا لیکن وہ اس کھیل سے مطلوبہ رقم لینے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ واللہ المستعان

☆ اس طریقہ کے حرام ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ جب قرض خواہ اور مقروض کا مقصد رقم کا لینا دینا ہے تو یہ ایک سود کے لینے دینے کا حیلہ ہے، اس حیلہ سے سود کا مقصود برقرار رہتا ہے، اس طرح اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے میں دو خرابیاں

[1] صحیح بخاری، حدیث نمبر:۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پائی جاتی ہیں، پہلی یہ کہ حرام چیز کو حلال کرنے کے لیے حیلہ سازی کی جاتی ہے اور دوسری یہ کہ اللہ کے احکام اور اس کی آیات کے بارے میں دھوکے اور مکر کا پہلو پایا جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ ہر خیانت کرنے والی آنکھ کو جانتا ہے اور جو لوگ اپنے سینوں میں مکر و فریب چھپاتے پھرتے ہیں وہ انہیں بھی جانتا ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایسے دھوکہ باز لوگوں کے متعلق فرمایا ہے:

﴿ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ ﴾ [1]

''وہ منافقین اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ وہ انہیں خود دھوکے کے جال میں پھنسا دیتا ہے۔''

اور اس طرح کی دھوکہ بازی ان کے دلوں میں خوبصورت معلوم ہوتی ہے، اس لیے وہ اس پر ہمیشہ کے لیے گامزن رہتے ہیں۔

﴿ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ ﴾ [2]

''وہ بھی مکر و فریب کرتے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کرتا ہے اور اللہ سب سے بہتر اچھی تدبیر کرنے والا ہے۔''

حضرت ایوب سختیانی فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اس طرح اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں جس طرح بچوں کو اندھیرے میں رکھا جاتا ہے، اگر یہ حضرات معاملات سیدھے طریقہ سے طے کرتے تو زیادہ آسان ہوتا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو حرام کردہ چیزوں کے متعلق اس طرح حیلہ سازی سے منع فرمایا ہے آپ نے فرمایا:

---

[1] ٤/ النساء: ١٤٢۔ [2] ٨/ الانفال: ٣٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''جس طرح یہودیوں نے گناہوں کا ارتکاب کیا تم نے اس انداز سے اجتناب کرنا ہے وہ چھوٹے چھوٹے حیلوں سے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو اپنے لیے حلال کرلیا کرتے تھے۔''

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے، ان پر چربی کو حرام کیا گیا تھا لیکن ان لوگوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کو استعمال کرنا شروع کردیا۔'' [1]

☆ اس طریقہ کے حرام ہونے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ اس میں قرض خواہ اپنے مقروض سے چیز کی خریداری سے پہلے نفع کما لیتا ہے جبکہ وہ ایسی سودابازی کرتے ہیں جس کی جنس اور نوع کو وہ جانتے تک نہیں ہیں اور قرض خواہ ایسی چیز کا نفع حاصل کرتا ہے جو ابھی تک اس کی ضمان میں نہیں آئی اور رسول اللہ ﷺ نے ایسی چیز کے نفع سے منع کیا ہے جو خریدار کی ضمان میں نہ آئی ہو اور فرمان نبوی ہے:

''منافع تو ضمانت کے ساتھ ہوتے ہیں۔'' [2]

نیز رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ایسی چیز کو مت فروخت کرو جو آپ کے پاس نہیں یعنی آپ کی ملکیت میں نہیں ہے۔'' [3]

یہ اس صورت میں ہے کہ جب ادھار کے اس کاروبار میں بیع کو صحیح تسلیم کرلیا جائے حالانکہ ہمارے نزدیک تو یہ معاملہ حقیقی خرید و فروخت نہیں بلکہ خیالی طور پر اسے خرید و فروخت کی شکل دی گئی ہے کیونکہ خریدار جس چیز کو خریدتا ہے اسے الٹ پلٹ کر

---

[1] مسند امام احمد، ص۲۴۷: ج۱۔ [2] ابو داود، البیوع: ۳۵۰۸۔

[3] مسند امام احمد، ص۴۰۲: ج۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا اور نہ ہی اس میں قیمت کو کم کرنے کی کوشش کرتا ہے بلکہ وہ اسے اگر اس سے زیادہ قیمت پر بھی فروخت کر دے تب بھی وہ اس کی پروانہیں کرے گا تو ایسے حالات میں اس معاملہ کو حقیقی خرید و فروخت کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔

☆ اس معاملہ کے حرام ہونے کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ اس میں خریدار، خریدکردہ چیز کو فروخت کنندہ کی جگہ سے اپنے مقام پر منتقل کرنے سے پہلے فروخت کر دیتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کی خرید و فروخت سے منع فرمایا جس میں اشیا کو دوسری جگہ منتقل کرنے کے بجائے اسی جگہ فروخت کر دیا گیا ہو، چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اشیا کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے تا آنکہ تاجر حضرات انہیں اپنے ہاں منتقل نہ کر لیں۔ [1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ لوگ منڈی میں غلہ خرید کر وہیں فروخت کر دیتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے فروخت کرنے سے منع فرمایا تا آنکہ اسے دوسری جگہ منتقل کر لیں۔ [2]

بہر حال مذکورہ بالا وجوہات سے یہ معاملہ شرعاً ممنوع ہے۔

ساتویں قسم: ایک شخص کے ذمے کسی دوسرے کی کچھ رقم ہے جو اس نے ادھار لی تھی، اس کی ادائیگی کا وقت آ پہنچا لیکن اس کے پاس رقم واپس کرنے کے لیے کچھ نہیں، قرض خواہ اسے کہتا ہے کہ مجھ سے رقم ادھار لے کر (جرمانہ سمیت) میرا قرض واپس کرو چنانچہ وہ اس سے رقم ادھار لے لیتا ہے اور (جرمانہ سمیت) اس کے پچھلے قرض کی ادائیگی کر دیتا ہے، قرض میں اس طرح کا معاملہ بھی سود کے زمرے میں

[1] ابو داود البیوع ۳۴۹۹۔ [2] مسند امام احمد، ص۵۶: ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آتا ہے یہی وہ سود ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۚ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۚ ﴾ 1

''اے ایمان والو! سود کو دوگنا چوگنا کر کے مت کھاؤ، اللہ سے ڈرو شاید کہ تم کامیاب ہو جاؤ، اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے، اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

واضح رہے کہ قرض کا معاملہ دور جاہلیت کے معاملہ جیسا ہے، جب ادائیگی کی مدت آجاتی تو اس وقت بھی قرض خواہ اپنے مقروض سے کہتا تم ابھی ادائیگی کرو یا پھر اس میں کچھ اضافہ کردو، فرق صرف اتنا ہے کہ دور جاہلیت میں صراحت کے ساتھ بغیر کسی حیلہ کے قرض کے ساتھ سود کا اضافہ کرتے تھے جبکہ ہمارے دور میں حیلہ گری کے ساتھ قرض میں سود کو ملایا جاتا ہے، اس کے برعکس قرض واپس لینے والے پر فرض یہ تھا کہ اگر مقروض تنگدست تھا تو اسے مہلت دی جاتی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ ﴾ 2

''اگر مقروض تنگ دست ہے تو اسے وہ خوشحالی تک مزید مہلت دے۔''

ایسے حالات میں اگر قرض معاف ہی کر دیا جائے تو یہ زیادہ بہتر اور افضل ہے ہاں اگر مقروض خوشحال ہے اور پھر بھی قرض واپس نہیں کرتا تو قرض واپس لینے والے کو یہ حق ہے کہ وہ زبردستی اس سے وصول کر لے کیونکہ ایسے حالات میں مقروض پر

---

1 ۳/ آل عمران: ۱۳۰ تا ۱۳۲۔ 2 ۲/ البقرہ: ۲۸۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حرام ہے کہ وہ جان بوجھ کر قرض خواہ سے ٹال مٹول کرے اور سینہ زوری دکھائے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''خوشحال آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم وزیادتی ہے۔'' [1]

یہ واضح بات ہے کہ ظلم حرام ہے اور ظلم پیشہ انسان کو ظلم سے روکنا چاہیے اور ضروری ہے کہ ایسا اقدام کیا جائے جس سے اسے ظلم کرنے سے روکا جا سکے۔

آٹھویں قسم: قرض کی آٹھویں قسم یہ ہے کہ ایک انسان پر کچھ قرض ہے اور اس کی ادائیگی کا وقت آچکا ہے، ایسے حالات میں قرض خواہ اپنے مقروض سے کہے میرا قرض واپس کرو یا پھر فلاں شخص کے پاس جاؤ وہ تمہیں قرض دے گا اور اس سے تم میرے قرض کی ادائیگی کرو اور جس شخص کی طرف وہ اسے بھیج رہا ہے اس کے اور قرض خواہ کے درمیان پہلے سے معاہدہ طے ہوتا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے مقروض کو قرض دیں گے تاکہ وہ اپنے قرض کی ادائیگی کر سکے، اس طرح وہ جب پہلے قرض خواہ کی ادائیگی کرے گا تو دوسرے قرض خواہ کا مقروض ہو جائے گا، قرض کی منتقلی کا یہ حیلہ حرام ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کی حیلہ گری سے اپنی امت کو منع کیا ہے اور اس کی سنگینی سے انہیں خبردار کیا ہے بہر حال تیسرے آدمی کو درمیان میں لا کر قرض کی منتقلی کا یہ طریقہ جائز نہیں ہے اور اس قسم کی حیلہ گری شرعاً حرام ہے بلکہ قرض خواہ کو چاہیے کہ وہ ایسے حالات میں اپنے مقروض کو تنگ کرنے کے بجائے اسے مزید مہلت دے تاکہ وہ آسانی سے ادائیگی کا بندوبست کر سکے۔ واللہ المستعان

---

[1] صحیح بخاری، الاستقراض: ۲۴۰۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خلاصہ کلام

ادھار لینے دینے کی یہ آٹھ اقسام ہیں، جن میں کچھ حلال اور جائز ہیں، جن میں معاشرہ کے لیے خیر و برکت ہے اور کچھ ممنوع اور حرام ہیں جن میں شر، خسارہ اور بے برکتی ہے، اگر ان میں نحوست نہ بھی ہو تو کم از کم اتنا ضرور ہے کہ انسان ایک غلط طریقہ کو اچھا سمجھنا شروع کر دیتا ہے اور اس پر ڈٹ جاتا ہے اور اسے اتنا ہی پتا نہیں چلتا کہ وہ غلط راستہ پر گامزن ہے جبکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ فَرَءَاهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ ٱللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۖ ﴾ [1]

''جس کے لیے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا جائے اور وہ اسے اچھا سمجھنے لگے (اس کا کوئی ٹھکانہ ہے) اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔''

ایک دوسرے مقام پر اس کردار کی سنگینی بایں الفاظ بیان فرمائی:

﴿ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِٱلْأَخْسَرِينَ أَعْمَٰلًا ۝ ٱلَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ ﴾ [2]

''کیا ہم تمھیں بتائیں کہ اعمال کے اعتبار سے زیادہ نقصان والے کون ہیں، وہ لوگ جنھوں نے اپنی کوششیں دنیا کی زندگی کے لیے کھپا دیں پھر سمجھتے ہیں کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں۔''

☆ ان آٹھ اقسام میں درج ذیل تین اقسام حلال اور جائز ہیں:

[1] ۳۵/ فاطر: ۸۔ [2] ۱۸/ الکهف: ۱۰۳، ۱۰۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

① کوئی شخص سامان یا زمین کا ضرورت مند ہے تو وہ ایک طے شدہ مدت تک ادائیگی کے وعدہ پر اسے ادھار خریدتا ہے اور اپنی حاجت پوری کرتا ہے۔

② وہ سامان یا پلاٹ ذاتی ضرورت کے لیے نہیں بلکہ تجارت کی غرض سے ادھار پر خریدتا ہے پھر وہ قیمت کے بڑھنے کا منتظر رہتا ہے تاکہ اس سے نفع کمائے۔

③ انسان کسی سے کچھ رقم ادھار لیتا ہے اور آیندہ رقم کے بجائے کوئی اور چیز دینے کا وعدہ کرتا ہے اور اس چیز کو وہ اپنے ذمے لکھ لیتا ہے جیسا کہ بیع سلم میں ہوتا ہے۔

ادھار لینے دینے کی یہ تینوں اقسام کسی شک وشبہ کے بغیر حلال اور جائز ہیں۔

☆ ان اقسام میں سے درج ذیل پانچ اقسام حرام اور ناجائز ہیں:

① ایک انسان رقم کا محتاج ہے اور اسے کوئی بھی قرض دینے کے لیے تیار نہیں تو وہ حاضر بھاؤ سے زیادہ قیمت طے کر کے کسی سے کوئی چیز ادھار خریدتا ہے پھر اس چیز کو کسی دوسرے کے پاس کم قیمت پر نقد فروخت کرتا ہے، یہ مسئلہ تورق ہے اس کے جواز اور عدم جواز کے متعلق علما کا اختلاف ہے جیسا کہ پہلے گزر گیا ہے۔

② انسان رقم کا محتاج ہوتا ہے جبکہ اسے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ملتا جو اسے قرض دے تو وہ کسی شخص سے کوئی سامان ادھار خرید لے پھر اسے ہی کم قیمت پر نقد فروخت کر دے، یہ صورت بیع عینہ کی ہے جس کی ممانعت احادیث سے ثابت ہے۔

③ قرض خواہ اور مقروض دس کے عوض گیارہ ادا کرنے پر متفق ہو جاتے ہیں پھر وہ دونوں کسی تیسرے شخص کے پاس جاتے ہیں اور قرض خواہ اس سے کوئی سامان خریدتا ہے جو درحقیقت ایک خیالی خرید وفروخت ہوتی ہے پھر وہ سامان اپنے مقروض کو ادھار بیچ دیتا ہے اور وہ مقروض اس سامان کو واپس اسی دکان دار کو بیچ کر نقد رقم حاصل کر لیتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے اور دکان دار تھوڑی سی رقم ''حق خدمت یا سروس'' کے نام پر وصول کرتا ہے ادھار لینے دینے کا یہ طریقہ آج کل عام ہے اسے علما نے حرام قرار دیا ہے جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے انہوں نے اس کے حرام ہونے پر اتفاق نقل کیا ہے۔

④ کسی شخص کے ذمے کچھ قرض تھا اور ادائیگی کا وقت آ گیا جب اس کے پاس ادا کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں تو قرض خواہ اسے کہتا ہے کہ میں تجھے مزید قرض دیتا ہوں تا کہ تو (جرمانہ کے ساتھ) پہلے والی رقم ادا کر سکے، ادھار لینے دینے کا یہ طریقہ دور جاہلیت کے طریقوں سے ہے اس میں سود کو دو گنا چو گنا کر کے وصول کیا جاتا ہے، دور جاہلیت میں تو کھلے بندوں استعمال ہوتا تھا لیکن اس دور میں دھوکے اور فریب کے ذریعے اسے لیا جاتا ہے اس میں مزید دو خرابیاں ہیں جن کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے۔

⑤ کسی شخص کا دوسرے شخص پر کچھ قرض تھا اور مقروض اس کی ادائیگی کی طاقت نہیں رکھتا جبکہ ادائیگی کا وقت آ گیا ہے، اب قرض خواہ اس مقروض کو ایک تیسرے شخص کے پاس بھیجتا ہے تا کہ وہ اسے قرض دے، پہلے قرض خواہ اور تیسرے شخص کے درمیان پہلے سے ایک طے شدہ معاہدہ ہوتا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے مقروض کو قرض دیں گے، اس طرح قرض کی منتقلی کا دھندا چلتا رہتا ہے یہ بھی دور جاہلیت کا طریقہ ہے، اس میں ایک تیسرے شخص کو داخل کر لیا جاتا ہے جو مکر و فریب اور گناہ و زیادتی میں اس کا شریک ہوتا ہے۔

ادھار لین دین کی یہ پانچ اقسام حرام ہیں، البتہ پہلی قسم میں علما کا کچھ اختلاف ہے جس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آخر میں ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے مومن بندوں کو اپنے احسان وکرم سے اس غفلت سے بیدار کرے، انہیں نفس کی بخیلی اور اس کی شرارت سے محفوظ رکھے نیز وہ انہیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ (آمین)

وصلى الله على نبينا محمد وآله وأصحابه أجمعين

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قصص القرآن

تالیف

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی

اس کتاب میں قرآنی واقعات، انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات، گزشتہ اقوام کی تاریخ، جیل خانہ جات میں فریضۂ تبلیغ، مصائب پر صبر کا اظہار، تفسیری مباحث و حقائق اور نتائج و عبر کو بڑے احسن پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔

مکتبہ اسلامیہ

لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973

فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رحمۃ للعالمین

تالیف

قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری

اس کتاب میں قرآن وسنت،
قدیم صحف سماوی (تورات، زبور، انجیل)
اور غیر آسمانی مذہبی کتب سے آخر الزماں
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت بیان کی گئی ہے
اور یہود، ہنود اور نصاریٰ کے
اعتراضات کا مکمل رد کیا گیا ہے۔

قدیم طبع (1921ء-1933ء) سے تقابل کے بعد تصحیح شدہ اڈیشن

4 مختلف اڈیشن میں دستیاب ہے

مکتبہ اسلامیہ

لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973

فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تفسیر ابن کثیر

رحمان پبلک لائبریری
نمبر ۹۲۵۱

امام المفسرین حافظ عماد الدین

ابو الفدا اسمٰعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ

المتوفی ۷۷۴ھ

ترجمہ

امام العصر مولانا محمد جوناگڑھی رحمہ اللہ

تخریج
کامران طاہر

تحقیق ونظر ثانی
حافظ زبیر علی زئی

تقریظ
ابو الحسن مبشر احمد ربانی
حافظ صلاح الدین یوسف

☆ تمام آیات قرآنیہ، احادیث کریمہ کی مکمل تخریج و تحقیق کا اہتمام
☆ خوبصورت سرورق، معیاری طباعت، بہترین کاغذ، مناسب قیمت

مکتبہ اسلامیہ

لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973
فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
www.KitaboSunnat.com

اُدھار کے معاملات